از عدالتِ عظمیٰ

ٹی۔ این۔ گوداور من تھر و ملکپاد و غیرہ۔

بنام

یونین آف انڈیا و دیگران و غیرہ و غیرہ۔

تاریخ فیصلہ: 4 مارچ، 1997

[جے ایس ورا اور بی این کرپال، جسٹس صاحبان]

جنگلات کے تحفظ کا قانون 1980:۔

جنگلات کا تحفظ اور دیکھ بھال۔ درختوں کی کٹائی۔ آرمیشنوں، وینیر اور پلائیوڈ کی صنعتیں۔ نئی اجازت / لائسنس کی منظوری پر پابندی۔ جنگلاتی علاقوں میں کان کنی کی کارروائیاں۔ اس عدالت کے ذریعے جاری کردہ 12.12.1996 کے حکم کے تسلسل میں مزید ہدایات دی گئیں۔

* ٹی این گوداور من تھر ملکپاد بنام یونین آف انڈیا دیگران، [1997] 2 ایس سی سی 267،

کا حوالہ دیا گیا۔

اصل دیوانی دائرہ اختیار: رٹ پٹیشن (C) نمبر 1995202 و غیرہ۔

(آئین ہند کے آرٹیکل 32 کے تحت۔)

اشوک دیسائی، اٹارنی جنرل، التاف احمد، وی آر ریڈی، ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل، این این گو سوامی، ایچ این سالوی، کپل سبل، دشینت دیو، ڈاکٹر راجیو دھون، پی ایس پوٹی، ٹی ایل وی آئیر، ڈاکٹر شکر گھوش، جینت داس تپس راؤ، ایم ایس نرگو لکر، انیل بی دیوان، ارون جیٹی، اے کے گنگولی، این ایس ہیگڑے، پی کے گو سوامی، پی زائی والا، کے کے وینو گوپال، جی ایل سنگھی، سی ایس ویدیا ناتھن، شکر گھوش، دشینت اے دیو، ڈی ڈی ٹھاکر، ایم ایل جین، او پی شرما، ڈی پی گپتا، راجو راجندر، سینئر ایڈوکیٹس، ایس واسیم اے قادری، اے ڈی این راؤ، مس انیل کٹیاری، اے کے شرما، اے ماریار پوتھم، یو ہزاریکا، آر پی سرما، شکیل احمد، کیلاش واس دیو، گوپال سنگھ، جے ایس اٹری، ایل آر تھ، محترمہ ایچ وہی، محترمہ ایس ہزاریکا، کے جے جان، شانتی واسودیوان، پی کے منوہر، ایس

اروند، وی بالا چندرن، مس بی سنیتاراؤ، T.V.S.N چڑی، نکیل نیمر، جے پی ورگیس، ایس آر سیٹیا، اے ٹی ایم سمپت، وی جی پرگسم، ایس کے اگنیہوتری، بی پی اگروال، ارونیثور گپتا، جی پرکاش، مس آئی ڈی 1 بینا پرکاش، رنجن مکھرجی، آر کے مہتا، بی ایس چاہر، اشوک ماتھر، کے آر ناگراج، کے کے تیگی، ایم مشرا، اے سبھاشینی، اے رنگنادھن، راکیش دویدی، (ایڈیشنل ایڈوکیٹ جنرل) آر بی مشرا، ایڈوکیٹ فار اسٹیٹ آف یوپی، ایچ کے پوری، راجیش سریو استو، اجوال بزرگی، کے بی روہتاگی، مس اپر ناروہتاگی جین، ایس ایم جادھو، ایچ ایس منجرل، آر ایس سوری، مس ایس جنانی، پریم ملہوترا، ڈی ایس مہرا، بی بی سنگھ، ٹی انیل کمار، ڈی پی گپتا، جے ایس منہاس، پی ایچ پارکھ، سمیر پارکھ، مس اندوورما، امیت ڈھنگڑا، ایم ایل لاہوٹی، پون شرما، ہمانشو شیکھر، رانا مکھرجی، مس سنیتا مکھرجی، گڈول انڈپور، پی پی تریپاٹھی، انیل اگروال، راج کمار گپتا، ایچ وی پی شرمارا جیش، و جے ہنسریا، سنیل کے جین جے کے بھائی، سی کے ساسی، ڈی ایل این راؤ، سنیل ڈوگرا، یو کے ساگر، پی پی سنگھ، اے کے پانڈا، این سی فوکھر، دیان کرشنن، نکیل نارے کے جے جان، جوئے جوزف، محترمہ مالنی پوڈووال، کے ایم کے نارے، ای ایم ایس انم، جینس کوشی، ایس رویندر بھٹ، ڈی کے مشرا، نوین آرناتھ، مس بیتو اروڑا، اجیت پڈوسری، رائے ابرہانو، مس بی بی کرشنن، گوپال پرساد، اعجاز مقبول، وی چدمبرش، بی وی دیک، رمیش بابو، ایم آر، ایم کے ڈی نمبودری، مس سی کے سچاریتا، سٹیل کمار جین، آر کے پاریک، گوپال مودی، اے پی دھیمجا، پردیپ اگروال، محترمہ پنکی آند، مس گیتا لوتھرا، ڈی این گو بردھن، آر کے گپتا، کے کے گپتا، بیجن گھوش، اے این ڈان، اے سی مہر، بی کے ستیجا، مس دپتی چودھری، سنجے بھونک، آر سی گبریلے، کے آر گپتا، ویک شرما، مس نینتا شرما، اشوک سوڈان، ادے کمار، ساگر، ای سی ودیا سرار، آر سی ورما، محترمہ مانیک کرنجوالا، راجیو مہتا، پی پی سنگھ، مس ریکھا پانڈے، ایل آر سنگھ، کے ایل جنانی، ڈی ایم نرگو لکر، بھارت سنگم، یولت (اے سی)، مس پورنیا بھٹ، مس میناکشی سٹارڈندے، مہندر ویاس، جے ایس منہاس، اے کے شرما، مس انیل کٹیاری، آر ساسپر بھو، اے وی پالی، ظفر شاہ، (اٹل شرما) مس ریکھا پالی کے لیے، مس کویتا واڈیا، ایس کے بھٹا چاریہ، ای ایس کے ڈنگرا، ایس کے اگنیہوتری، بی پی اگروال، جی پرکاش، مس بینا پرکاش، رنجن مکھرجی، راج کمار مہتا، ایم اے کرشامورتی، جے بی روی، حاضر پارٹیوں کی طرف سے ایس بال کرشنن، آر این کیشوانی، چندر کانتاناک، جوزف پوکٹ۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

1. مسٹر ہریش این سالوی، ماہر امیکس کیوری، ماہر اٹارنی جنرل اور ان معاملات میں ریاستوں اور دیگر فریقوں کی طرف سے پیش ہونے والے ماہر وکیل کو سننے کے بعد،

یہ واضح ہے کہ عبوری اقدام کے طور پر پہلے کے حکم نامے میں کوئی خاطر خواہ تبدیلی کرنے کی ضرورت نہیں ہے؛ اور یہ کہ اس کے بعد جس حد تک اشارہ کیا گیا ہے اس میں کچھ معمولی تبدیلی کرنا فی الحال ضروری ہے۔

ہم مطمئن ہیں کہ شمال مشرقی خطے میں اس عدالت کے احکامات کے سخت اور وفادار نفاذ کی نگرانی کے لیے اور کچھ ذیلی مقاصد کے لیے ایک اعلیٰ طاقت کمیٹی تشکیل دینے کی ضرورت ہے۔ اس کے مطابق، ہم ذیل میں ہدایت کرتے ہیں:

(i) ایک کمیٹی ہوگی جو مندرجہ ذیل ہے:

(a) شری ٹی وی راجیشور، چیئرمین؛

(b) شری آر این کول، ریٹائرڈ۔ آئی۔ جی۔ آف فاریسٹ ممبر؛ اور

(c) وزارت ماحولیات اور جنگلات (MOEF) کی طرف سے نامزد ایک نمائندہ۔ ممبر

سکریٹری۔

شری ٹی وی راجیشور اور شری آر این کول نے اس مقصد کے لیے اپنی رضامندی دی ہے۔

(ii) یہ کمیٹی تمام قسم کی لکڑی (بشمول لکڑی کی مصنوعات) کی انویسٹری کی تیاری کی نگرانی

کرے گی۔

(a) جنگل میں یا ٹرانزٹ ڈپو میں پڑا ہوا، اور

(b) مل کے احاطے میں پڑا ہوا)۔

انویسٹری کو، جہاں بھی ممکن ہو، لکڑی کی اصل اور ماخذ کی نشاندہی کرنی چاہیے۔

کمیٹی اس مقصد کے لیے مناسب افراد کا انتخاب کر سکتی ہے جنہیں متعلقہ ریاستی حکومت

اس کی درخواست پر دستیاب کرائے گی۔

جہاں تک ممکن ہو، اس طرح کی انویسٹری آج سے آٹھ ہفتوں کے اندر تیار کی جانی چاہیے۔

(iii) کمیٹی اگر مناسب سمجھے تو لکڑی یا لکڑی کی مصنوعات کے کسی بھی حصے کے استعمال یا

فروخت کی اجازت دے سکتی ہے۔ کوئی بھی فروخت کمیٹی کی مجموعی نگرانی کے تحت ریاست کے

فاریسٹ کارپوریشن کے بذریعے کی جائے گی۔

(iv) لین دین سے متعلق اخراجات کی کٹوتی اور مزدوروں اور عملے کو اجرت کی ادائیگی کے بعد خالص فروخت کی آمدنی محکمہ جنگلات کے بذریعے یا اس کے بذریعے مخصوص کھاتے میں جمع کی جائے گی۔

طریقہ کار کمیٹی کے ذریعے وضع کیا جائے گا۔

(v) کمیٹی، بذریعے عدالتی معاون، وقتاً فوقتاً ایسی ہدایات کے لیے درخواست دے سکتی ہے جو وہ مناسب سمجھے۔

(vi) MOEF ایک ہفتے کے اندر اندر جہاں تک ممکن ہو مناسب دفتر کی جگہ فراہم کرے گا اور کمیٹی کے قد کے مطابق دہلی میں سیکرٹری اور دیگر تمام متعلقہ سہولیات (بشمول مقامی نقل و حمل اور ٹیلی مواصلات) فراہم کرے گا۔

MOEF کمیٹی کے سفر کے اخراجات کے انتظامات کرے گی اور انہیں پورا کرے گی۔ کمیٹی (دہلی سے باہر) کے قیام وغیرہ کے تمام انتظامات جو ضروری ہوں، متعلقہ ریاستی حکومت کی ذمہ داری ہوگی۔

آسام حکومت گواہٹی میں اسی طرح کے دفتر اور دیگر سہولیات دستیاب کرائے گی۔

اس مرحلے پر سہولت کی خاطر مرکزی حکومت اور ریاستی حکومتوں کو کچھ ادائیگیاں کرنے اور تمام اخراجات کو پورا کرنے کی ہدایت کی جا رہی ہے۔ تاہم، ان رقوم کی ادائیگی کے لیے ذمہ داری کے سوال پر حتمی سماعت میں غور کیا جائے گا اور اس مرحلے پر دی گئی مقصد کے لیے مناسب ہدایات جو ادائیگی کرنے کے لیے ذمہ داری کے تعین کے اصول کی نشاندہی کرتی ہیں۔

2. یہ واضح کیا جاتا ہے کہ 12.12.1996 کے حکم میں موجود ہدایات اور یہ حکم بانس وغیرہ سمیت معمولی جنگلاتی پیداوار پر لاگو نہیں ہوگا۔

3. ریاست میگھالیہ نے اپنے بیان حلفی میں زور دے کر کہا ہے کہ ریاست میں دیہی قبائلی آبادی کے استعمال کے لیے لکڑی کی کافی مقدار درکار ہے۔ اس نے یہ بھی زور دے کر کہا ہے کہ 12.12.1996 کے حکم سے لگائی گئی پابندیوں کی وجہ سے ریاستی حکومت کو محصول کا نقصان ہوا ہے؛ اور ریاست کے لوگوں کی ایک بڑی تعداد روزگار سے محروم ہو گئی ہے۔ ریاست کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ مکمل اور مکمل تفصیلات کے ساتھ بیان حلفی داخل کرے:

(i) لکڑی کی وہ مقدار جو اس کے جنگل سے دیہی قبائلی آبادی کے استعمال کے لیے آتی ہے، جس حد تک اسے دیہی قبائلی آبادی کو دستیاب کرایا جاتا ہے، بشمول وہ شرائط جن پر اسے دستیاب کرایا جاتا ہے۔

(ii) معدنیات، کانوں اور جنگلاتی علاقوں سے رائلٹی کے ذریعے ریاست کو حاصل ہونے والا محصول، لکڑی کی برآمد پر خریداری ٹیکس، سرکاری جنگلات سے نکالی گئی لکڑی کی فروخت قیمت اور اس طرح کی فروخت کی حد اور مقدار اور فروخت کا طریقہ؛

(iii) ریاست کے اندر لکڑی پر مبنی صنعتوں کی تعداد اور اس طرح کی صنعت میں ملازمت کرنے والے افراد کی تعداد۔

4. ریاست مہاراشٹر اور ریاست اتر پردیش میں تمام غیر لائسنس یافتہ آر ملز، وینیر اور پلائیوڈ صنعتوں کو فوری طور پر بند کیا جانا ہے اور ریاستی حکومت ایسی کسی بھی آر مل، وینیر اور پلائیوڈ صنعت کو کھولنے کے لیے اجازت / لائسنس دینے کی شرط کو نہیں ہٹائے گی یا اس میں نرمی نہیں کرے گی اور وہ اس مقصد کے لیے کوئی نئی اجازت / لائسنس بھی نہیں دے گی۔ ریاست کا چیف سکریٹری اس ہدایت کی سختی سے تعمیل کو یقینی بنائے گا اور دو ہفتوں کے اندر تعمیل کی رپورٹ داخل کرے گا۔

5. حکومت جموں و کشمیر کی جانب سے دائر 18 فروری 1997 کے بیان حلفی کے ضمیمہ D کے مطابق جموں و کشمیر اسٹیٹ فاریسٹ کارپوریشن سے خریدے گئے اپنے اسٹاک میں اس وقت نجی فریقوں کے پاس موجود کل 5322.97 کیوبک میٹر لکڑی کو منتقل کرنے کی اجازت ہے اور ایسی کسی بھی نقل و حرکت کو اسٹیٹ کارپوریشن کے مینجنگ ڈائریکٹر کے ذریعے کھیپ کے لحاظ سے کی گئی مناسب تصدیق کے بعد نافذ کیا جائے گا جس میں یہ تصدیق شامل ہوگی کہ لکڑی اسٹیٹ فاریسٹ کارپوریشن کے ذرائع سے آئی ہے (پیراگراف 6(a) کے مطابق پہلے کے حکم نامے کے صفحہ 11 پر)۔ فاریسٹ کارپوریشن کے ڈپو میں موجود کیل، چیر اور ابتدائی اطلائی رپورٹ اسٹاک کو فاریسٹ کارپوریشن کے ذریعے کسی بھی طریقے سے ٹھکانے لگانے کی اجازت ہے جس میں ریاست سے باہر بھی اس کی نقل و حرکت اور ٹھکانے لگانا شامل ہو گا جیسا کہ مذکورہ بالا پیرا 6(a) میں اشارہ کیا گیا ہے۔ یہ سب فاریسٹ کارپوریشن خود کرے گی۔

مندرجہ بالا ہدایات کو تاریخ کے 12.12.1996 کے حکم میں موجود ہدایات کے ساتھ

پڑھا جانا چاہیے۔

کان کنی کے معاملات

ہم ہدایت کرتے ہیں کہ -

1. جہاں پٹہ دار نے FCA کے تحت اجازت لینے کے لیے تفصیلات نہیں بھیجی ہیں، وہ فوری طور پر ایسا کر سکتا ہے۔

2. ریاستی حکومت آج سے 2 ہفتوں کی مدت کے اندر تمام مکمل زیر التواء درخواستیں مطلوبہ فیصلوں کے لیے مرکزی حکومت کو بھیجے گی۔

3. اس کے بعد موصول ہونے والی (یا مکمل ہونے والی) درخواستیں اس طرح کی جانے کے دو ہفتوں کے اندر بھیج دی جائیں گی۔

4. مرکزی حکومت ایسی تمام درخواستوں کو موصول ہونے کے چھ ہفتوں کے اندر نمٹائے گی۔ جہاں حتمی منظوری دینے میں تاخیر ہوتی ہے، مرکزی حکومت موجودہ عمل کے مطابق کام کرنے کی اجازت دینے پر غور کر سکتی ہے۔

عام ہدایات

یہ واضح کیا جاتا ہے کہ اس عدالت کی جانب سے ان معاملات میں جاری کردہ تمام احکامات، بشمول مورخہ 12.12.1996 کا حکم اور موجودہ حکم، مرکزی حکومت اور تمام ریاستی حکومتوں کے لیے لازم التعمیل ہوں گے، اور ان پر عملدرآمد کیا جائے گا، خواہ کسی عدالت بشمول کسی ہائی کورٹ یا ٹریبونل کی جانب سے اس کے برعکس کوئی حکم یا ہدایت کیوں نہ دی گئی ہو۔

ہم مزید ہدایت دیتے ہیں کہ رجسٹرار جنرل مورخہ 12.12.1996 کے حکم اور موجودہ حکم کی نقل تمام عدالت عالیہان کے رجسٹراروں کو ارسال کریں تاکہ ان احکامات پر سختی سے عملدرآمد کو یقینی بنایا جاسکے۔ یہ بھی واضح کیا جاتا ہے کہ اس عدالت کی جانب سے جاری کردہ تمام احکامات، بشمول مورخہ 12.12.1996 کا حکم اور موجودہ حکم، شمال مشرقی ریاستوں میں تمام خود مختار ہل کونسلوں اور مرکزی زیر انتظام علاقوں پر بھی یکساں طور پر لاگو ہوں گے۔

یہ واضح کیا جاتا ہے کہ تمام متعلقہ حکام، اس دوران، حل کی ضرورت والے مسائل کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیتے رہیں گے اور مرکزی حکومت اور ریاستی حکومتوں کے تعاون سے ان مسائل کو حل کرنے کی کوشش کریں گے۔ اس قسم کی ایک موثر مشق اس علاقے کو کم کرنے کے

قابل بنائے گی جس کے لیے ان معاملات میں عدالتی جانچ پڑتال اور عدالتی فیصلہ ضرورت پڑ سکتی ہے۔

آئی اے نمبر 6-14، سال 1996۔

از

دیوانی اپیل نمبر 357-75، سال 1977۔

کے ساتھ

آئی اے نمبر 1، سال 1996۔

میں

دیوانی اپیل نمبر 2457، سال 1977۔

کے ساتھ

آئی اے نمبر 3-4، سال 1996۔

میں

دیوانی اپیل نمبر 1344-45، سال 1976۔

کے ساتھ

رٹ پٹیشن نمبر 202، سال 1995

آرڈر

دیوانی اپیل نمبر 357-75، سال 1977، 2457، سال 1977 اور 1344-45، سال 1976 اور رٹ پٹیشن نمبر 202، سال 1995 میں پہلے کے احکامات میں ترمیم میں، اس کی ہدایت درج ذیل ہے:

.....

(i) جہاں تک جنم کے علاقوں میں سایہ دار درختوں کا تعلق ہے، وہ ہمارے حکم نامے کے پیرا گراف 4 (a) کے ذریعے زیر انتظام ہوں گے جہاں تک یہ ریاست تامل ناڈو پر لاگو ہوتا

ہے۔ تاہم، جنم کے علاقوں میں اس طرح کاٹے گئے تمام درخت شجرکاری کے ذریعے ریاستی حکومت کو پہنچائے جائیں گے جو اس سے نمٹنے اور اسے ٹھکانے لگانے کے لیے آزاد ہوگی۔ تاہم ریاستی حکومت اپنے پاس آنے والے ایسے تمام درختوں کا ریکارڈ رکھے گی۔ یہ عبوری احکامات سے پہلے کاٹے گئے درختوں پر بھی لاگو ہو گا جو اب بھی باغات کے قبضے میں ہیں۔

(ii) جہاں تک ایندھن کے درختوں کا تعلق ہے، ہم ہدایت دیتے ہیں کہ ایندھن کے درختوں کی کٹائی ٹینٹا کی رپورٹ کے مطابق سختی سے کی جائے۔ ایندھن کے درختوں کو کاٹنے کے بعد، باغات ایسے درختوں کا حساب ریاستی حکومت کو پیش کریں گے۔ وہ اپنے استعمال کے لیے اتنے ایندھن کے درخت استعمال کر سکتے ہیں جو ضروری ہیں اور ریاستی حکومت کو اس کا حساب دیا جائے گا۔ ان کے لیے جن ایندھن کے درختوں کی ضرورت نہیں ہے وہ ریاستی حکومت کے حوالے کر دیے جائیں گے اور ریاستی حکومت ایسے درختوں سے نمٹنے کے لیے آزاد ہوگی۔ تاہم ریاستی حکومت اسے موصول ہونے والے کسی بھی ایندھن کے درخت کا حساب برقرار رکھے گی۔

(iii) ہم مزید واضح کرتے ہیں کہ یہ ہدایت کہ شجرکاری کی مزید توسیع نہیں ہوگی تاکہ تجاوزات (جنگلات کی صفائی یا دوسری صورت میں) جنم اراضی پر بھی لاگو ہوں۔

آئی اے نمبر 6-14، سال 1996 میں سی اے نمبر 357-75، سال 1977، آئی اے نمبر 1، سال 1996 میں سی اے نمبر 2457، سال 1977، آئی اے نمبر 3-4، سال 1996 میں سی اے نمبر بی 1344-45، سال 1976 کی اجازت دی گئی ہے۔

کوڈینال اور ادگامندلم میں گالف کورس کو اس شرط کے ساتھ کام کرنے کی اجازت ہے کہ ضلع کلکٹر اور ضلع متعلقہ علاقے کے جنگلات افسر حکومت ہند کی منظوری حاصل ہونے تک اس کے کام سے وابستہ ہیں۔

ڈیلیوپی کو نمٹا دیا گیا۔ I. A. کو کچھ ہدایات کے ساتھ منظور کیا گیا۔